قسط نمبر ۲

عربی زبان کی اہمیت

● ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ، پی ایچ ڈی (لندن) سابق پروفیسر عربی، پنجاب یونیورسٹی

اُردو پر عربی زبان کا اثر

سلطنت مغلیہ کے انحطاط اور مسلمانان ہند کے عام علمی تنزل کے ساتھ ساتھ جب ہندوستان میں فارسی زبان کو زوال آیا اور اُردو نے اس کی جگہ لے لی تو فارسی زبان کے جانشین ہونے کی حیثیت سے اُردو کو فارسی کے بہت سے خصائص میراث میں ملے۔ اس میراث میں عربی الفاظ کا ایک وسیع ذخیرہ بھی اس کے حصہ میں آیا۔ عربی زبان کے یہ الفاظ جو براہ راست یا فارسی کے ذریعہ سے اُردو میں آئے ہیں، اردو زبان میں اس طرح گھل مل گئے ہیں کہ اُردو بولنے اور لکھنے والوں کو اس بات کا مطلق احساس نہیں ہوتا کہ وہ کسی غیر زبان کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ ایسے عربی الفاظ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے اور ان میں وہ الفاظ و مصطلحات پیش پیش ہیں جن کا تعلق عقائد و عبادات سے ہے، مثلاً صوم و صلوٰۃ، سجدہ، رکعت، رکوع و سجود، زکوٰۃ، حج، اللہ، رسول، نبی، صحابی، ایمان، جمعہ، سجادہ، تسبیح، مسلم، مومن، مسجد، منبر وغیرہ۔ لیکن عربی کا اثر انھی الفاظ و اصطلاحات تک محدود نہیں بلکہ ان کا تعلق زندگی کے تقریباً ہر شعبہ سے ہے چنانچہ پاکستان اور ہندوستان کے مسلمان اپنے لئے اکثر عربی نام اور ناموں میں عربی تراکیب اختیار کرتے ہیں، مثلاً بدر الدّین، شمس الدّین، عبد الحقّ، عبد الرّحمٰن، نصیر احمد، غلام محمدؐ، وغیرہ۔ اسی طرح نسوانی ناموں میں، عائشہ، خدیجہ، فاطمہ، جمیلہ، انیسہ، ثمینہ، وسیمہ، امینہ، ساجدہ، طاہرہ بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔

العزض مختلف اقسام کے عربی الفاظ جو اُردو میں مستعمل ہیں ان کا شمار کرنا نہ تو ضروری ہے، اور نہ ہی ممکن۔ لہذا اتنا کہنا کافی ہے کہ اکثر عربی الفاظ لپنے اصلی معنوں میں صحیح طور پر استعمال ہوتے ہیں لیکن لبعض الفاظ کے مفاہیم و معانی میں قدرے تغیّر آ گیا ہے، مثلاً اُردو میں غریب کا لفظ نادار اور تہی دست کے معنے میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ عربی میں یہ لفظ اجنبی اور پردلیسی کے لئے بولا جاتا ہے جو لپنے وطن سے دُور ہو۔ اسی طرح ہم فقیر کے لفظ کو گداگر اور سوالی کے لئے استعمال کرتے ہیں حالانکہ اس کے حقیقی معنے ضرورت مند و محتاج اور نادار کے ہیں۔ اسی طرح غلیظ کا لفظ اُردو میں ناپاک اور گندے کے معنوں میں آتا ہے حالانکہ اس کے معنے عربی میں موٹے، مضبوط اور پختہ کے ہیں۔ علاوہ بریں لبعض الفاظ ایسے ہیں جو لپنے صیغہ کے لحاظ سے جمع ہیں لیکن اُردو دان ان کو مفرد کے طور پر استعمال کرتے ہیں، مثلاً اخبار، اصول، اسامی، حُور وغیرہ۔

العزض اُردو زبان میں عربی الفاظ کی جو کثرت ہے وہ ہمارے لئے بجا طور پر باعثِ تعجّب اور موجب حیرت ہے۔ ان میں لبعض ایسے الفاظ بھی ہیں مثلاً رحلت، مرحلہ، منزل، مقام، محل، محمل، ورود و صدور وغیرہ جو دراصل اہلِ بادیہ کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لیکن اب لپنے منشاء و مولد سے ہزاروں میل دُور شہری آبادیوں میں بلا تکلّف مستعمل ہیں لیکن یہ سارا کرشمہ اسلام اور اسلامی ثقافت کا ہے جس کے دوش پر یہ الفاظ دُور دراز ملکوں میں جا پہنچے ہیں۔ اور دوسری زبانوں کے لئے باعثِ زینت اور موجب تقویت ہیں۔ جس قدر کوئی شخص عربی اور فارسی زبانوں اور ان کے ادبیات و اسالیبِ بیان سے زیادہ واقف ہو اسی لنسبت سے وہ شستہ اُردو لکھنے اور اعلیٰ درجہ کا پاکیزہ ادب پیدا کرنے پر قادر ہو گا۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوستان میں سر سیّد احمد خان، محمد ذکاء اللہ خان، حافظ نذیر احمد خان، مولانا محمد حسین آزاد، خواجہ الطاف حسین حالی، علامہ شبلی نعمانی اور ابوالکلام جیسے باکمال ادباء پیدا ہوئے تھے۔

سندھی زبان پر عربی کا اثر

ہندوستان کی جتنی پراکرت بولیاں ہیں ان میں سے سندھی پر عربی زبان کا اثر غالباً سب سے زیادہ قدیم اور سب سے زیادہ گہرا ثابت ہوا ہے۔ عربوں کی فتح کے بعد سندھ کے اکثر باشندوں نے نہ صرف فاتحین کا مذہب قبول کر لیا تھا، بلکہ اپنی زبان کے لئے ان کا رسم الخط بھی اختیار کر لیا تھا۔ چند حروف

کے مخارج سندھی کے ساتھ مخصوص تھے۔ ان کے ادا کرنے کے لئے عربی رسم الخط میں قدرے ترمیم کردی گئی۔ مذہب اسلام اور سلطنت عرب دونوں کے اثر سے بہت سے عربی الفاظ سندھی زبان میں داخل ہو گئے اور عربوں کے بعد جب سندھ میں عجمی حکمرانوں کا دور آیا تو ان عجمیوں کی زبان میں بھی بہت سے عربی الفاظ پہلے ہی سے موجود تھے۔ اس لئے عجمی فرمانرواؤں کی آمد سے عربی لسانی اثرات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، بلکہ اسلامی محرکات اور تصورات کے استمرار سے عربی کے لسانی اور ادبی اثرات بدستور کارفرما رہے۔

سواحلی زبان پر عربی کا اثر

جب عربوں نے اسلامی عہد میں افریقہ کے مشرقی ساحل پر اپنی نوآبادیاں مثلاً مقدیشو، ممباسہ کلوا اور موزنبیق قائم کیں اور مقامی یا نتو قوم کی عورتوں سے بکثرت شادیاں کیں تو ان دونوں قوموں کے باہمی اختلاط سے ایک نئی زبان پیدا ہوئی جو اس بناء پر سواحلی کہلائی کہ وہ پہلے پہل ساحلی علاقوں میں نمودار ہوئی تھی۔ بعدازاں یہی زبان ساحلی علاقوں کے علاوہ اندرونِ ملک میں بھی پھیلتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ تمام مشرقی افریقہ کی ایک عام فہم زبان بن گئی، چنانچہ سواحلی آجکل مشرقی افریقہ کے پانچ کروڑ انسانوں کی تقریری اور تحریری زبان بن چکی ہے۔ گزشتہ صدی میں متعدد مغربی علماء نے اس زبان اور اس کے ادب کا بغور مطالعہ کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سواحلی اگرچہ اپنی صرفی نحوی ترکیب کے لحاظ سے ایک افریقی زبان ہے، لیکن اس میں عربی الفاظ کی کثرت ہے اور اس زبان میں جو ادب پیدا ہوا ہے، اس کے موضوعات اور اسالیب بیان بیشتر عربی اور اسلامی آداب سے ماخوذ ہیں۔ ہم اپنے قارئین کے سامنے بطور نمونہ سواحلی زبان کا ایک چھوٹا سا جملہ "ممی نساؤ" پیش کرتے ہیں جس کے معنے ہیں "مجھے مت بھولیئے"۔ نسیان اور نساؤ میں جو مشابہت ہے وہ بیان کی محتاج نہیں۔

مغربی زبانوں پر عربی کا اثر

عربی کا اثر مشرقی زبانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے بہت سے مغربی ملکوں خصوصاً سپین فرانس، اطالیہ، انگلستان اور جرمنی کی زبانوں اور ان کے ادبیات کو بھی کم و بیش متاثر کیا ہے۔ ان میں سے بعض ملک تو صدیوں تک عربوں کی حکومت میں رہ چکے ہیں اور وہاں کی زبانوں کا عربی

اثرات کو قبول کرنا ایک طبعی امر تھا، لیکن ان کے علاوہ بعض ایسے ممالک بھی ہیں، جہاں عربی حکومت کا قدم نہیں پہنچا، لیکن علمی اور تجارتی تعلقات کی وجہ سے وہاں کی زبانوں میں بھی بہت سے عربی الفاظ داخل ہو چکے ہیں اور وہاں کے ادب میں بھی عربی ادب کے نمایاں اثرات موجود ہیں۔

اندلس کی زبان پر عربی کا اثر

عربوں نے اندلس یعنی سپین پر آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے۔ عربی حکومت کے اس طویل دَور میں اندلس کے مختلف طبقات میں مختلف اغراض سے متعدّد زبانیں مستعمل رہی ہیں:۔

۱۔ اوّلاً وہاں عربی زبان رائج تھی جو حکمرانوں کی قومی اور سرکاری زبان تھی۔ اس کے علاوہ عربی مذہبی اور علمی حیثیت بھی رکھتی تھی۔ اندلس کے مسلمانوں نے عربی زبان میں نہایت وقیع ادبی اضافہ کیا ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ اور جس میں دینی اور دنیوی علوم کا بہت بڑا ذخیرہ موجود[1] ہے۔ عربی زبان کا علم صرف عربوں تک محدود نہ تھا بلکہ ملکی ضروریات اور علمی و ادبی اغراض کے لئے عیسائی رعایا میں بھی عربی زبان خاصی مروّج اور مقبول تھی۔

۲۔ قرونِ وسطیٰ میں لاطینی زبان مغربی یورپ کی تمام اقوام کے لئے ایک مذہبی اور علمی زبان کی حیثیت رکھتی تھی۔ چنانچہ سپین کے عیسائی بھی اسے مذہبی رسوم و عبادات کے لئے کام میں لاتے تھے لیکن لاطینی کا علم اندلس کے عیسائی علماء اور مذہبی پیشواؤں تک محدود تھا۔

۳۔ اندلس کے عام عیسائی لوگ ایک مقامی زبان بولتے تھے۔ چونکہ یہ بولی لاطینی یعنی رومیوں کی زبان سے ماخوذ تھی اس لئے رومانی بولی ROMANCE کہلاتی ہے۔ یہی زبان جب عربی حکومت کے زوال کے بعد سرکاری زبان قرار پائی اور تمام اسپین میں رائج ہو گئی تو ہسپانی (SPANISH)

---

[1] مشہور اندلسی مستشرق پروفیسر پالینتھیا (PALENCIA) نے اندلس کے عربی ادب کی ایک مختصر لیکن جامع تاریخ HISTORIA DE LA LITERATURA ARABIGO-ESPANALA کے عنوان سے لکھی تھی جس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۲۸ء میں اور دوسرا ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا تھا مصری فاضل حسین مونس نے اسے "تاریخ الفکر الاندلسی" کے عنوان سے ہسپانی سے عربی میں منتقل کر دیا ہے۔ مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۵ء

زبان کے نام سے مشہور ہوئی اور جب سپین کے لوگوں نے جنوبی امریکہ فتح کیا تو یہ زبان وہاں کے اکثر ملکوں میں رائج ہوگئی اور اب اس کا شمار انگریزی اور فرانسیسی کے ساتھ دنیا کی عالمگیر زبانوں میں ہوتا ہے۔

مستعربین لیکن یہاں ہمارا موضوع عربی زبان اور اندلس میں اس کے ہمہ گیر اثرات ہے۔ جیسا کہ ہم پیشتر اشارہ کر چکے ہیں۔ اندلس میں عربی کا استعمال عربوں تک محدود نہ تھا بلکہ ان کی عیسائی رعایا بھی (جس کو کامل مذہبی آزادی اور ترقی کے تمام مواقع میسّر تھے) عربی زبان اور اس کے نفیس ادب کے جادو سے مسحور ہو چکی تھی۔ یہ عیسائی لوگ جو بہت حد تک عربی تمدن اختیار کر چکے تھے، مستعرب (MOZARABES) کہلاتے تھے اور اپنی قومی بولی یعنی ROMANCE کے علاوہ عربی زبان میں بھی خاصا درک رکھتے تھے اور عربی ادب کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے تھے۔ چنانچہ قرطبہ کا بشپ الوارو (ALVARO) ان کے بارے میں بڑی دل سوزی کے ساتھ شکایتہً لکھتا ہے کہ "میرے مسیحی بھائی عربی اشعار اور حکایات سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور مسلمان علماء اور فلاسفہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں، اس نیت سے نہیں کہ ان کی تردید کریں بلکہ اس ارادے سے کہ وہ عربی کے صحیح اور شستہ طرز اداء سے آشنا ہو سکیں۔ آج کل ہماری کتب مقدسہ کی لاطینی تفاسیر کا پڑھنے والا کہاں ملتا ہے، اور ایسے لوگ کہاں ہیں جو اناجیل اور انبیاء کے صحف کا مطالعہ کرتے ہوں۔ افسوس کا مقام ہے کہ تمام عیسائی نوجوان جو اعلیٰ قابلیت کے مالک ہیں، عربی زبان اور ادب کے سوا اور کسی ادب سے واقف نہیں ہیں۔ یہ لوگ عربی کتابیں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور ان کو اپنے کتب خانوں کے لئے زرِ کثیر صرف کر کے حاصل کرتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ یہ لٹریچر بڑی تحسین کے لائق ہے۔ اس کے برعکس اگر ان کے سامنے مسیحی کتابوں کا ذکر کیا جائے تو وہ حقارت سے جواب دیں گے کہ اس قسم کی کتابیں ان کی توجہ کے لائق نہیں ہیں۔ افسوس کہ مسیحی اپنی زبان تک بھول گئے ہیں اور ہزار میں سے بمشکل ایک شخص الیا ملے گا جو معقول قسم کی لاطینی میں اپنے دوست کے نام معمولی سا خط بھی لکھ سکے۔ لیکن اگر عربی کی قابلیت پوچھیے تو بہت سے ایسے اشخاص ملیں گے جو نہایت خوبی سے فصیح و بلیغ عربی میں اپنے خیالات ادا کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس زبان میں ایسی عمدہ شاعری کرتے ہیں کہ خود عرب بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکیں۔"

یہ عین ممکن ہے کہ بشپ مذکور نے کسی حد تک مبالغہ سے کام لیا ہو لیکن اس امر میں کچھ شک نہیں کہ اندلس کے عیسائی عربی تمدن سے بے حد متاثر ہو چکے تھے اور وہ عربی ادب کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے تھے۔ ان حالات میں سپین کی زبان کا عربی سے متاثر ہونا ایک طبعی امر تھا، چنانچہ عربوں کے طویل عہد حکومت میں عربی زبان نے ملک کی مقامی بولی پر گہرا اثر ڈالا اور اس میں عربی کے سینکڑوں الفاظ داخل ہو گئے جن کا تعلق زندگی کے ہر شعبہ سے تھا۔ چنانچہ یہ الفاظ مختلف نوعیت کے ہیں لیکن اس موقع پر بطور مثال صرف چند انواع الفاظ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

سپین کی زبان میں جو عربی الفاظ دخل پا چکے ہیں ان میں مقامات کے نام بھی شامل ہیں۔ چنانچہ وہاں کے بہت سے شہروں، قصبوں، قلعوں، دریاؤں اور ٹیلوں کے ناموں میں ان کی عربی اصل صاف عیاں ہے۔ مثلاً چند مقامات کے حسب ذیل اسماء ملاحظہ فرمائیے:-

وادی الکبیر	GUADALQUIVIR	وادی الحجارہ	GUADALAJARA
جبل طارق	GIBRALTAR	طرف الغار	TRAFALGAR
المریّہ (لائٹ ہاؤس)	ALMERIA	قلعہ ایوّب	CALATAYUD
الحمراء	ALHAMBRA	جنّۃ العریف	GENERALIFE
القصر	ALCAZAR	الرملہ	LA RAMBLA
البحیرہ	ALBUFERA	سُوق الدّواب	ZOCODOVER
القنطرہ	ALCANTARA		

عربوں نے دنیا پر جو احسانات کئے ہیں، ان میں ایک احسان اس نوعیت کا ہے جس کا مروّجہ کتب تاریخ میں بہت کم ذکر آتا ہے۔ وہ جس ملک میں گئے ہیں انھوں نے وہاں نہ صرف عدل گسترانہ نظامِ حکومت قائم کیا، بلکہ وہاں نئی صنعتوں اور نئے پودوں اور درختوں کی کاشت کو رواج دے کر وہاں کی قدرتی دولت اور ذرائع معیشت میں ہمیشہ کے لئے ایک بیش بہا اضافہ کر دیا ہے۔ مثلاً عربوں نے مصر میں اپنی حکومت کی ابتداء ہی میں گنّے کی کاشت کو رواج دیا تھا جس سے مصر میں قند سازی کی صنعت نے بڑا فروغ پایا۔ بعدازاں انھوں نے بلادالسودان میں کپاس کی کاشت کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا کے جزائر سے قرنفل یعنی لونگ لائے اور زنجبار

میں اس کی کاشت شروع کی جہاں وہ آجکل باشندوں اور حکومت دونوں کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نیز انھوں نے جنوبی ہند کی پہاڑیوں میں قہوہ یعنی کافی کے پودے کی کاشت کو رواج دیا تھا۔

عربوں نے اسی طرح سپین میں بھی چند صنعتوں مثلاً کاغذ سازی کو جاری کیا اور بہت سے مفید پودوں، سبزیوں اور درختوں کی کاشت کو رواج دیا، جس سے اندلس رشکِ گلزار بن گیا اور ملک کی خوش حالی میں بے اندازہ اضافہ ہوا۔ ہسپانی زبان کے ذیل کے چند الفاظ ان اشیاء کی شہادت دیتے ہیں جو عرب اندلس میں لائے تھے:۔

قُطن (کپاس)	ALGODON	نارنج (نارنگی)	NARANJA
سُکّر (یعنی شکر)	AZUCAR	زعفران	AZAFRAN
قرطاس (کاغذ سازی کے سلسلہ میں)	ALCARTAZ		

اندلسی عربوں کی زراعت اور کاشت کاری کے ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انھوں نے اندلس میں TERRACE - AGRICULTURE کو رواج دیا تھا، اور اس طریقہ سے ملک کی خوش حالی میں اضافہ کیا تھا۔ یمن کی پہاڑیوں میں نہایت قدیم زمانے سے عرب کاشت کاروں نے ڈھلوانوں کو تراش کر اور پتھر کے پشتے باندھ کر ہموار کھیت بنا رکھے تھے۔ جب یمنی عرب اندلس میں آباد ہوئے تو انھوں نے اپنے نئے وطن میں بھی اس TERRACE-AGRICULTURE کو رواج دیا جس سے ملک کی زراعت نے خوب فروغ پایا۔

اندلسی عربوں کو موسیقی کے ساتھ جو گہرا شغف رہا ہے اور ان کی موسیقی نے سپین کی موسیقی پر جو گہرا اثر ڈالا ہے، اس کی وجہ سے موسیقی کے متعدد آلات کے عربی نام سپین کی زبان میں آج تک مروّج ہیں۔ مثلاً

رَباب	RABEL	العُود	LAUD
البُوق	ALBOQUE	طنبُور	TAMBOR
صَنج	SANAJA	الغیط	GAITA (A BAG - PIPE)
قیتارہ	GUITARRA		

اسی طرح مختلف صنعتوں اور دستکاریوں کے متعلق سپین کی موجودہ زبان میں بہت سے ایسے

الفاظ پائے جاتے ہیں جو عربی الاصل ہیں، لیکن ان کا اندراج موجب تطویل ہوگا۔ تاہم ان الفاظ کا تعلق فنی یا صنعتی الفاظ تک محدود نہ تھا بلکہ ان کا تعلق روزمرّہ کی عام زندگی کے ساتھ بھی تھا۔ مثلاً

ناعورہ (دولاب)	NORIA	سُطیحہ (چھت، سطح کا مصغّر)	AZOTEA
القبہ (خواب گاہ)	ALCOBA	الخزانہ (بمعنی نعمت خانہ)	ALACENA
طبق	TABIQUE	قباء	GABÂN (OVER-COAT)
اَلبنّاء (معمار)	ALBAÑIL	المخزن	ALMACÉN (STORE)
فلاں	FULANO	البشارت	ALBRICIAS
البُرنس	ALBORNOZ	الجُبّہ	ALJUBA
صابون	JABON	الکافور	ALCANFOR
طاحونہ (چکی)	TAHONA	انشاء اللہ	OJALA
حَمُولہ (تعویذ)	AMULET	المخدّہ	ALMOHADA (PILLOW)
القائد	ALCALDE (MAYOR)	حتّی (یہاں تک کہ)	HASTA
تعریف	TARIFA	المحتسب	ALMOTACÉN (INSPECTION)

عربی الاصل ہسپانی الفاظ کی مزید بحث کے لئے ملاحظہ ہو پروفیسر ڈوزی اور اینگلمان کی لغت جس کا عنوان حاشیہ میں درج ہے[1]

فرانسیسی زبان پر عرب کا اثر

اندلس کی فتح کے بعد عربوں نے ۹۹ھ میں فرانس پر فوج کشی کی اور چند سالوں کے اندر جنوبی فرانس کے اکثر شہروں اور قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ اگرچہ طورش (TOURS) کی جنگ میں (۱۱۴ھ/۷۳۲ء) شمال کی طرف ان کی مزید پیش قدمی رک گئی، لیکن ان کی فتوحات کا رُخ

---

[1] DOZY ET ENGELMANN : GLOSSAIRE DES MOTS ESPAGNOLS ET PORTUGAIS DERIVE DE L'ARABE. 2ND EDITION. LEIDEN, 1869

مشرق کی طرف پھر گیا۔ حتیٰ کہ ان کے قدم کوہستان الپس تک جا پہنچے۔ طورش کے معرکہ میں عربوں کی مُٹ بھیڑ فرینک (FRANKS) قوم سے ہوئی تھی۔ عربوں نے ان کو افرنج اور ان کے ملک کو افرنجہ کہا ہے۔ عربوں کے ہاں لفظ افرنج کے استعمال کا یہ پہلا موقع تھا اور یہی وہ لفظ ہے جس نے عجمی قوموں کے ہاں فرنگی کی صورت اختیار کی ہے۔ ابتداءً میں افرنج یا افرنجی کا اطلاق صرف اہل فرانس پر ہوتا تھا لیکن بعد ازاں اس کے استعمال میں عمومیت آگئی اور تمام یورپ کو بلا لحاظ ملک و ملّت افرنج (فرنگ) کہنے لگے۔

اگرچہ فرانس میں عربوں کی حکومت کو دوام حاصل نہ ہوسکا لیکن بعد کے زمانے میں اہل فرانس کو عربوں کے ساتھ مختلف طریقوں سے سابقہ رہا ہے۔ صلیبی جنگوں میں فرانس والوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور شام اور فلسطین میں سیاسی اور ثقافتی لحاظ سے خاصا اثر و رسوخ حاصل کر لیا تھا۔ نیز مختلف اسلامی ملکوں کے ساتھ صدیوں سے ان کے سفارتی تعلقات قائم رہے ہیں۔ اس کے علاوہ شمالی افریقہ کے بعض حصّوں پر فرانس نے ڈیڑھ سو سال تک حکمرانی کی ہے اور ہزاروں فرانسیسی آباد کار (COLONISTS) الجزائر میں ایک مدت تک سکونت پذیر رہے ہیں۔ اندریں حالات یہ امر باعثِ تعجب نہیں کہ سیاسی، تجارتی اور علمی روابط کی وجہ سے فرانسیسی زبان میں سینکڑوں عربی الفاظ پائے جاتے ہیں، جو عالم عرب کے ساتھ فرانس کے گوناگوں تعلقات کی غمازی کر رہے ہیں۔

ذیل میں چند فرانسیسی الفاظ بطور مثال درج کئے جاتے ہیں جن کی اصل عربی ہے۔

امیرالبحر	AMIRAL	بارجہ	BARGE
بدوِیّین	BEDOUINS	حشیشیّین	ASSASSINS
دارالصناعہ	ARSENAL	المناخ	ALMANACH (CALENDAR)
الرطل	ARRATEL	کافور	CAMPHRE
صابون	SAVON	ترجمان	DRAGOMAN
غزال	GAZELLE	لیمون	LIMON
منارہ	MINARET	مولّد	MULÂTRE
نیلوفر	NENUFAR	ببّغاء	PAPAGAI (A KIND OF PARROT)

مسک	MUSC	رزمہ	RAME (REAM OF PAPER)
رباب	REBEC	طست	TASSE (A CUP)

عربی الاصل فرانسیسی کلمات کی مزید بحث کے لئے ناظرین کرام ان مصادر کی طرف رجوع فرمائیں جن کے عنوان حاشیہ میں مندرج ہیں[1]

اطالوی زبان پر عربی کا اثر

عربوں نے اندلس کے علاوہ ڈھائی سو سال تک صِقلّیہ (سسلی) پر بھی حکومت کی تھی اور اس جزیرہ کو اپنا مرکز بنا کر انھوں نے جنوبی اٹلی میں بھی پیش قدمی کی تھی اور اس کے ایک وسیع علاقے کو مدّت تک اپنے تسلط میں رکھا تھا۔ جب نارمن قوم نے صِقلّیہ میں عربوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا تو عربوں کا ثقافتی تسلّط و تفوّق عرصۂ دراز تک وہاں بدستور قائم رہا اور نارمن حکمران، جو عربی تہذیب و تمدن سے بحید متاثر تھے عرب علماء و فضلاء کی سرپرستی کرتے رہے، چنانچہ شریف ادریسی نے اپنا مشہورِ عالم جغرافیہ نارمن فرمانروا روجر ثانی ہی کی فرمائش پر تالیف کیا تھا۔ بعدازاں جب وینس اور جنوآ کی ریاستوں نے فروغ پایا تو صدیوں تک عربی ملکوں کے ساتھ ان کے تجارتی تعلقات قائم رہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تمام علوم و فنون جو قرونِ وسطیٰ میں صرف عربوں ہی کے ہاں رائج تھے، اندلس کے علاوہ صقلیہ اور اٹلی ہی کے راستہ سے یورپ میں پہنچے تھے اور اہل یورپ کی ذہنی بیداری اور نشاۃ ثانیہ (مغربی مورخین کے الفاظ میں: RENAISSANCE) کا ظہور سب سے پہلے اٹلی اور سسلی ہی کی سرزمین میں ہوا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہ سے بہت سے عربی الفاظ وقتاً فوقتاً اٹلی کی زبان میں داخل ہوتے رہے ہیں اور ان میں سے اکثر اٹلی والوں کے ہاں اب تک رائج ہیں۔ اس قسم کے چند الفاظ بطور مثال ملاحظہ فرمائیے:۔

---

[1] (1) M. DEVIC: DICTIONNAIRE ETYMOLOGIQUE DES MOTS FRANCAISES DERIVES DE L'ARABE. PARIS, 1876.

(2) H. LAMMEN: REMARQUES SUN LES MOTS FRANCAISE DÉRIVÉS DE L'ARABE. BAYROUT, 1890.

امیرالبحر	AMMIRAGLIO	دارالصناعہ	ARSENALE
الکحل	ALCOOL	شراب	SCIROPPO
البرقوق (خوبانی)	ALBICOCCO	حُمّال	CAMALLI
رطل	ROTOLI	سُکّر	ZUCCHERO
قُطن	COTONE	نارنج	ARANCIA
خلعت	GALA	صابون	SAPONE

اٹلی اور سسلی کی زبانوں کے عربی الاصل الفاظ کی مزید تحقیق کے لئے اُن فرہنگوں کی طرف رجوع فرمائیں جن کے عنوان حاشیہ میں مندرج ہیں۔[1]

عربی اثرات اٹلی کی صرف زبان تک محدود نہیں رہے، بلکہ اس کے ادب میں بھی کارفرما نظر آتے ہیں۔ دانتے (DANTE) اطالوی لٹریچر کا سب سے پہلا بڑا شاعر اور ادیب شمار ہوتا ہے۔ جس نے اپنی COMMEDIA DIVINA میں جنت، جہنم اور برزخ کا نقشہ کھینچا تھا۔ ایک مدت دراز تک مغربی علماء اسے طبع زاد سمجھتے رہے اور دانتے کی ذہانت اور جدت طبع اور اس کے علوِ خیال کی تحسین کرتے رہے۔ لیکن آخر کار اندلسی مستشرق آسین (ASIN PALACIOS) کی دقیق تحقیقات سے ثابت ہوا کہ دانتے کا یہ منظوم قصہ نہ صرف اپنے عام تخیل میں بلکہ اپنی جزئیات میں بھی مسلمان مصنفوں کے قصۂ معراج سے ماخوذ ہے۔ دانتے سے پیشتر یہ قصہ عربی سے لاطینی میں منتقل ہو چکا تھا اور دانتے کے اساتذہ اس سے بخوبی واقف تھے۔[2]

---

[1] (1) F. LASINIO : DELLE VOCI ITALIANE DI ORIGINE ORIENTALE. FLORENCE, 1887

(2) GREGORIO AND SEYBOLD : GLOSSARIO DELLE VOCI SICILIANE DI ORIGINE ARABA. PALERMO, 1903

[2] ISLAM AND THE DIVINE COMEDY, TRANSLATED FROM THE SPANISH OF M. ASIN PALACIOS BY H. SUNDERLAND. LONDON, 1926.

انگریزی زبان پر عربی کا اثر

انگلستان اور عربی ممالک کے باہمی تعلقات کی نوعیت ابتداءً محض علمی تھی، لیکن بعد ازاں ان تعلقات میں سیاسی، تجارتی اور تبلیغی مقاصد بھی شامل ہو گئے۔

قرون وسطیٰ (MIDDLE AGES) میں جب یورپ علمی اور ثقافتی لحاظ سے مشرق کے مقابلہ میں پس ماندہ تھا، جن مغربی علماء نے عربوں کے علوم وفنون کو یورپ میں مروّج کرنے اور ان سے استفادہ کرنے میں حصّہ لیا، اُن میں انگلستان کے چند علماء بھی ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان میں قدیم ترین عالم شہر باتھ کا باشندہ ایڈیلارڈ تھا جس نے بارھویں صدی کے ربع اوّل میں عربی زبان اور عربی علوم کی تحصیل کے لئے دُور دراز ملکوں کے سفر کئے اور بالآخر اپنے ہم عصر عیسائیوں کے لئے علم ہیئت، ریاضی اور دیگر علوم کی بہت سی عربی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ کیا۔ وہ عربوں کے طریقِ تحقیق کا بڑا مداح تھا اور علمی مسائل کی بحث میں تقلید جامد کا مخالف تھا۔ ایڈیلارڈ (ADELARD) کے بعد متعدد انگریز علماء، رابرٹ ساکن چسٹر (ROBERT OF CHESTER) دانیال آف مارلے (DANIEL OF MORLEY) اور میکائیل سکاٹ (MICHAEL SCOTT) نے بھی اندلس کا رُخ کیا اور عربی علوم حاصل کئے۔ دانیال اپنے بارے میں لکھتا ہے کہ مجھے فرنگی دانش گاہیں پسند نہ تھیں۔ اس لئے میں بالغ نظر حکماء کی تلاش میں اندلس جا پہنچا۔ یہاں سے وہ کتابوں کا ایک مجموعہ لے کر واپس آیا جسے شائقین نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ میکائیل سکاٹ نے صقلیہ میں تعلیم پائی تھی اور عربی اور عبرانی زبانوں میں دستگاہ حاصل کی تھی۔ اس نے ارسطو کی تصانیف کا لاطینی میں ترجمہ کیا اور اہل مغرب کو ان سے پہلی مرتبہ روشناس کیا۔ ان علماء کی کوششوں سے یورپ میں عربی علوم کی خوب اشاعت ہوئی اور وہاں کے علماء نے ان سے استفادہ کیا جن میں انگلستان کا بلند پایہ فلسفی روجر بیکن بھی تھا۔

صلیبی جنگوں میں انگلستان کے بادشاہ رچرڈ شیر دل نے بھی شرکت کی تھی، وہ ایک لشکر جرّار کے ساتھ فلسطین گیا تھا اور سلطان صلاح الدّین ایوّبی کے مقابلہ میں مصروف پیکار رہا تھا۔ بعد کے زمانے میں جب سلطنت برطانیہ نے وسعت پائی اور عربی ملکوں کے ساتھ انگلستان کے سیاسی اور سفارتی تعلقات استوار ہوئے تو عالمِ عرب میں اہلِ انگلستان کی دلچسپی بڑھتی گئی، چنانچہ

آکسفورڈ اور کیمبرج دونوں یونیورسٹیوں میں سترھویں صدی میں عربی زبان اور عربی علوم کی تعلیم کے لئے مستقل پروفیسر مقرر ہوئے اور بعد کے زمانے میں انگلستان میں عربی زبان کے بلند پایۂ اور جیّد علماء پیدا ہوئے، جن کی فہرست بڑی طویل ہے لیکن ان میں سے سر دست ولیم لین (WILLIAM LANE) کا نام لینا کافی ہے جس نے "مدالقاموس" کے نام سے عربی زبان کی انگریزی میں ایسی مبسوط لغت تدوین کی جس کی نظیر آج تک مغرب کی کسی اور زبان میں پیدا نہیں ہو سکی۔

مذکورہ بالا گوناگوں تعلقات کا یہ نتیجہ نکلا کہ انگریزی زبان میں سینکڑوں عربی کلمات داخل ہو گئے، جن کو مسٹر ٹیلر (TAYLOR) نے نہایت خوبی سے ایک رسالہ میں جمع کر دیا ہے[1] ذیل میں اس قسم کے صرف چند الفاظ مثال کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں :-

صُفّہ	SOFA	شاش	SASH
الکحل	ALCOHOL	شراب	SYRUP
سُکر	SUGAR	قُطن	COTTON
کافور	CAMPHOR	تعریف	TARIFF
قند	CANDY	لیموں	LEMON
نارنج	ORANGE	مخزن	MAGAZINE
زعفران	SAFFRON		

ولندیزی زبان پر عربی کا اثر

اگرچہ عالم عرب کے ساتھ اہل ہالینڈ کے براہ راست تعلقات کسی عہد میں بھی قائم نہیں ہوئے تاہم جب عربی علوم نے قرون وسطیٰ میں یورپ میں اشاعت پائی تو دیگر ملکوں کے ساتھ ساتھ ہالینڈ نے بھی ان سے بہرۂ وافر پایا۔ اس کے علاوہ جب ہالینڈ والوں نے سترھویں صدی میں جاوا، سماٹرا اور دوسرے مشرقی جزائر میں اپنی حکومت قائم کی اور وہاں کی مسلمان آبادی سے ان کے سیاسی،

---

[1] W. TAYLOR : ARABIC WORDS IN ENGLISH
OXFORD U. PRESS, 1933.

تجارتی اور ثقافتی روابط استوار ہوئے تو ان روابط کی وجہ سے بھی بہت سے ایسے عربی الفاظ ولندیزی (ڈچ) زبان میں داخل ہو گئے جن کا تعلق مذہب، معاشرت اور تجارت کے ساتھ تھا اور جو انڈونیشیا کے مسلمانوں کے ہاں مروّج تھے۔ ذیل میں ولندیزی زبان کے چند الفاظ بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں جو قطعی طور پر عربی الاصل ہیں۔

امیر البحر ADMIRAAL — الکحل ALCOHOL
القبّۃ ALKOOF — دار الصناعہ ARSENAL
المناخ ALMANAK (CALENDAR) — غزال GAZELLE
قیثار GUITAR — دیوان DIVAN — قطن KATOEN — مندیل MANTEL
مسجد MOSKEE — مخزن MAGAZIJN — موسم MONSOON — نارنج ORANGE
رزمہ RIEM (REAM OF PAPER) — شراب یا شربت SIROOP
شکر SUIKER (SUGAR) — تعریف TARIEF (TARIFF)

جرمن زبان پر عربی کا اثر

اگرچہ جرمن قوم کا عربوں کے ساتھ براہِ راست تعلق نہیں رہا، تاہم جرمن زبان میں بھی بہت سے ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں، جن کی اصل عربی ہے۔ ان الفاظ کی موجودگی بیشتر علمی اور ثقافتی اثرات کا نتیجہ ہے۔ جب عربوں کے علوم و فنون اور ان کی ثقافت نے یورپ میں اشاعت پائی، تو بہت سے عربی الفاظ جرمن زبان میں بھی داخل ہو گئے۔ ان میں سے چند الفاظ ذیل میں بطور مثال مرقوم ہیں:-

عسکری ASKARI — قیراط KARAT — مولّد MULATTE
غزال GAZELLE — شکر ZUCKER — لیمون LIMONE — طست TASSE
العود LAUTE — رزمہ RIES (REAM OF PAPER)
مسجد MOSCHEE — منارہ MINARET
حرم HAREM — زعفران SAFRAN

مزید تفصیل کے لئے دیکھیئے پروفیسر الولٹمان کی کتاب جس کا عنوان حاشیہ میں مندرج ہے۔[1]

---

[1] ENNO LITTMANN: MORGENLÄNDISCHE WÖRTER IM DEWTSCHEN. TÜBINGEN, 1924.